خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 26-مارچ 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 70 | منگل 6 ذی قعدہ۔1416ھ 26 امان 1375ھش 26 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص سچائی اختیار کرے گا، کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا یا شدت بھوک کے وقت ایک دانہ یا لقمہ سے سیر ہو جاوے گا۔ بالکل نہیں بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پئے یا کھانا نہ کھالے تسلی نہ ہو گی۔ اسی طرح پر جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو پھر میں برکت دوں گا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 639)

صاحب ایمان بڑا بلند ہمت ہوتا ہے

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور (صاحب ایمان) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ (صاحب ایمان) دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہور ہوتا ہے (صاحب ایمان) میں شتاب کاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مالی قربانی میں بھی ہر مقام کے بعد ایک اور اعلیٰ مقام پڑا ہوا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فرمایا کہ جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو اس کے پیچھے روح کیا ہونی چاہئے۔ وہ کون سی روح ہے جو اللہ کو پسند ہے اور سب سے زیادہ پسندیدہ قربانی کون سی ہوگی۔ فرمایا (-) اگر "بر" چاہتے ہو یعنی نیکی کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو تم ہرگز "بر" کو حاصل نہیں کر سکو گے۔ جب تک کہ جو کچھ مال خرچ کرتے ہو اس سے تمہیں محبت ہو اور محبت والا مال خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ ان میں ایک پہلو جو پہلے بھی بارہا میں بیان کر چکا ہوں وہ یہ ہے کہ خدا کی خاطر جب پیش کرنا ہو تو محض تجارت کی غرض سے تو کرنا نہیں وہ تو قرضہ حسنہ بھی اگر ہو تو وہاں تجارت کا پہلو دینے والے کے پیش نظر نہیں ہوا کرتا۔ دینے والا تو محض ایک ضرورت پوری کرنے کی خاطر دیتا ہے اس کا ہی نام قرضہ حسنہ ہے۔ وہ کہتا ہے اگر میرا ہی لوٹا دو تو بس مجھے کافی ہو گا، اپنی ضرورت پوری کر لو۔ لینے والا بہت معزز ہے اس لئے وہ بڑھا کر دے گا۔ اس لئے نیت میں تجارت نہیں ہوتی مگر پھر بھی جانتا ہے کہ ہے تو سہی، دوں گا تو زیادہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اگلا درجہ اب بتا رہا ہے وہ ہے محبت کی تمنا۔ "بر" یہاں کوئی بھی اجر کی توقع نہیں ہے صرف اپنی ذات کو معزز بنانے کی توقع میں انسان خرچ کرے یعنی خدا کے نزدیک اس کی قیمت پڑ جائے۔ اور یہ پہلو وہ ہے جس کا مال کے خرچ میں محبت کے عنصر سے تعلق ہے۔ جب بھی آپ مال خرچ کریں اور ایسا مال خرچ کریں جس سے محبت ہو تو ظاہر ہے کہ وہ مال اس کی خاطر خرچ کر سکتے ہیں جس سے زیادہ محبت ہو، ورنہ نہیں کر سکتے۔ یہ ایک دائمی غیر مبدل فطری اصول ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ آپ کو جس سے پیار ہو آپ اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں۔ بہت بہت قیمتی مال خرچ کر کے تحائف پیش کرتے ہیں۔ وہ جتنا بھی قیمتی تحفہ ہو اتنا ہی زیادہ آپ کو اچھا لگتا ہے۔ اور کسی ایسے شخص کو آپ نہیں دے سکتے جس سے آپ کو محبت نہ ہو۔ آپ کو تو صدمہ پہنچے گا اگر ایسے شخص کو وہ چیز ہاتھ آجائے جو آپ کو پیاری ہو اور وہ شخص کم پیارا ہو۔ آپ سمجھتے ہیں نقصان ہو گیا۔ اگر اس سے محبت زیادہ ہو جس کی خاطر دیتے ہیں تو پھر اگر وہ نہ لے پھر صدمہ پہنچتا ہے۔ جس سے کم محبت ہو اگر وہ لے لے تو پھر صدمہ پہنچتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ بے چارے دکھانے کی خاطر ہی یا اس خیال سے کہ اگلا انکار

باقی صفحہ 7 پر

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب جو اس وقت گیمبیا مغربی افریقہ میں خدمات بجالا رہے ہیں کو مورخہ 18- مارچ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے موصوفہ کا نام طلعت پاشا عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب کی پوتی ہے اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی نواسی ہے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی ہر دو طرف سے پڑنواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب مہتمم خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے والد محترم حافظ محمد سلیمان صاحب کا جرمنی میں 22-مارچ 96ء کو دل کا بائی پاس اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے اور حالت تشویش ناک ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم حافظ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم فضل الٰہی عارف صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ دماغ کی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے جنرل ہسپتال لاہور کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مورخہ 96-3-13 کو مکرم شہزادہ آفتاب احمد خان صاحب ابن ڈاکٹر محمد الطاف خان صاحب ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ محترمہ نسیم حاجرہ صاحبہ بنت کلیم الدین صاحب آف یو۔ کے حال ربوہ بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں پڑھا۔ مکرم شہزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مولانا محمد شہزادہ خاں صاحب فاضل، واقف زندگی سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے پوتے ہیں اور محترمہ نسیم حاجرہ صاحبہ سیٹھ محمد دین صاحب المعروف المشہور بنگے والے کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین۔

اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

26- امان 1375 ھش   26 - مارچ 1996ء

خود نمائی سے بچنے کی ضرورت

خود نمائی کیا کیا راستے اختیار کرتی ہے اس بات پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہر وہ کام جسے نیکی کا نام دیا جا سکتا ہے وہ دو پہلو رکھتا ہے۔ اخلاص اور نیک نیتی سے کیا ہوا کام خدا کی نظر میں مقبول ہوتا ہے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے اور خود نمائی کے پیش نظر جو کچھ کیا جائے وہ خدا تعالیٰ کے ہاں نامقبول ہو جاتا ہے۔ اس میں کسی ایک خاص نیکی کی بات نہیں ہے بلکہ ہر وہ بات جسے نیکی کہا جا سکتا ہے اس کا یہی معاملہ ہے۔ سب سے نمایاں بات عبادات ہیں عبادات خدا کی خاطر بھی کی جاتی ہیں اور کچھ لوگ خود نمائی کے لئے بھی عبادات میں مصروف رہتے ہیں۔ اور عبادات ہی کا ایک حصہ قربانی بھی ہے۔ ہماری جماعت میں اسے چندہ سے تعبیر کیا جاتا ہے کچھ لوگ اس لئے چندہ دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ دنیا کو پتہ چلے یا نہ چلے۔ اس بات کی انہیں ہرگز پرواہ نہیں ہوتی۔ لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ بعض لوگ اس لئے چندہ دیتے ہوں گے کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ قربانی کرنے والے ہیں۔ اور لوگوں کو پتہ چلے کہ انہوں نے کتنی قربانی کی ہے۔ چندہ تو دونوں دیتے ہیں لیکن یہ دونوں پہلو الگ الگ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری جماعت میں چندہ دے کر رسید کا لینا لازمی ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ چندہ حقیقی معنوں میں جماعت تک پہنچ سکے۔ راستے میں ہی نہ رہ جائے۔ اگرچہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ چندہ ہم سے لے لیں رسید کی ہمیں پرواہ نہیں۔ ٹھیک ہے۔ رسید کی آپ کو تو پرواہ نہیں لیکن جماعت کو تو پرواہ ہے۔ جماعت کے خزانے میں چندہ جانے کے لئے یہ نہایت لازمی بات ہے کہ چندہ وصول کرنے والا رسید کاٹے اور اس کا حساب رکھے۔ لیکن جو شخص چندہ محض اس لئے دیتا ہے کہ وہ رسید کی نمود کرے گا وہ خود نمائی کا اظہار کرتا ہے۔ وہ خدا کے لئے چندہ نہیں دیتا بلکہ اپنے لئے چندہ دیتا ہے اور پھر اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے اس طرح پیش کرتا ہے کہ گویا اس نے کوئی بڑا تیر مارا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے۔ کہ اس کا نام شائع کیا جائے تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہش مند ہے۔ لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے۔ اس کو اس بات کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے۔ نام وہی بہتر ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہوتا۔ اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے۔"

اگر جماعت کسی کے چندہ کا' اس کی خدمات دینیہ کا یا اس کی قربانیوں کا ذکر کرے تو یہ اس کے لئے بہت بڑی سعادت ہو گی۔ اور اگر وہ خود بھی اس رنگ میں ذکر کرے کہ دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہو کر جماعت کی مدد پر کمربستہ ہو جائیں تو یہ بھی اس کے لئے سعادت ہو گی لیکن اگر وہ اس لئے ان باتوں کو پیش کرے کہ اس کا نام نکلے اور لوگ اس کے متعلق باتیں کریں۔ کہ وہ بہت کچھ کرنے والا ہے۔ بہت چندہ دینے والا ہے۔ اگر یہ خواہش اس کے دل میں پیدا ہو تو یقیناً یہ خود نمائی ہے' ویسے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے دو' دو آنے چندہ دینے والوں کے نام بھی اپنی تصانیف میں درج فرمائے ہیں۔ یہ ان بزرگوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جو کچھ انہوں نے دیا وہ خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوا اور انہیں کسی خود نمائی کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام محفوظ کر دئے۔ یوں سمجھئے کہ ان کے نام آسمان پر لکھے گئے۔ ایسے کاغذات پر لکھے گئے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ایسے کاغذات پر نہیں جو ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں۔ پس ہمیں بھی یہ لازم ہے کہ ہم جو کچھ کریں خدا کے لئے کریں اور خود نمائی کا اس میں کوئی شائبہ نہ ہو۔ خود نمائی سے ہم اپنے کام کو ضائع کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

میں تو کمزور و ناتواں ہوں مگر
آپ بھی ایسے شاہ زور نہیں
آئیے مل کے کھینچ لیں گاڑی
یہ طریقہ کوئی کٹھور نہیں

ابوالاقبال

○

دھوپ کی تمازت ہے تیری راہ میں سایہ
برف پوش ٹیلوں سے تیری سمت لوٹ آیا

رات کے اندھیروں میں ڈھونڈتا رہا سورج
دن کی روشنی میں جب وہ نظر نہیں آیا

غیر کی نگاہوں میں پھول بن گئے کانٹے
تیکھے تیکھے کانٹوں نے پتیوں کو شرمایا

تیز تیز اٹھتے ہیں دشتِ خار میں پاؤں
جذبۂ سفر میرا آبلوں کو راس آیا

مانتا ہوں میں دل کی اوروں کی نہیں پرواہ
جب ہنسا ہنسا کھل کر رویا تو بہت رویا

زندگی نسیم اپنی کیسے ہوگئی اپنی
اس کے لمحے لمحے پر موت کا رہا سایہ

نسیم سیفی

اولاد کو وقف کرنے والے والدین کے لئے ضروری اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے وقف اور آئندہ پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جا سکے۔ اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کے بعد کیا ارادہ ہے۔

2۔ بچے کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں میٹرک کا امتحان دینے کے بعد خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں۔ نیز میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

○ وزیر اعظم پاکستان کے خصوصی پروگرام کے تحت اوور سیز پاکستانیز فاؤنڈیشن نے متعلقہ قومی اداروں کے تعاون سے مختلف پیشہ ورانہ تربیت کے اجراء کا اہتمام کیا ہے جن میں ارتھ موونگ مشینری اپریٹر' الیکٹریشن' کمپیوٹر اپریٹر' ریفریجریشن اور ائرکنڈیشننگ' آٹو مکینک' ویلڈر' ٹرنر مشینسٹ' کارپینٹر وغیرہ شامل ہیں۔

تربیت سے مستفید ہونے کے خواہشمند حضرات داخلے اور دیگر معلومات کے لیے فوری طور پر ڈائریکٹر (ٹریننگ) اوور سیز پاکستانیز فاؤنڈیشن شاہراہ جمہوریت سیکٹر G-5/2 اسلام آباد (پوسٹ بکس نمبر 1470) سے رجوع کریں۔

(روزنامہ جنگ لاہور 16 مارچ 96ء)
(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرۃ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مقدمات میں راست گفتاری

آپ نے جن مقدمات کی پیروی کی وہ زیادہ تر پیچیدہ نہیں ہوتے تھے اور دروغ گوئی سے ان کو کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا کیونکہ پٹواری کی شہادت کافی ہوتی تھی اور سرکاری کاغذات پر فیصلہ ہو جاتا تھا تاہم ان مقدمات میں متعدد مرحلے ایسے آ جاتے تھے جن میں کوئی دوسرا شخص ہوتا تو اس کے قدم ڈگمگا جاتے۔ مگر آپ نے کمال جرات اور بہادری سے ہر موقعہ پر دنیوی مصلحتوں کو پایہ استحقار سے ٹھکرا دیا۔ اکثر دفعہ اپنے والد کی خفگی کا نشانہ بھی بنے اور شماتت اعداء کے چرکے بھی برداشت کیے۔ مگر گوارا نہیں کیا تو راست گفتاری کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا۔

ایک دفعہ جبکہ حضرت صاحب کی عمر پچیس تیس برس کی تھی آپ کے والد بزرگوار کا اپنے موروثیوں سے درخت کاٹنے پر ایک تنازعہ ہو گیا۔ آپ کے والد بزرگوار کا نظریہ یہ تھا کہ زمین کے مالک ہونے کی حیثیت سے درخت بھی ہماری ملکیت ہیں اس لئے انہوں نے موروثیوں پر دعویٰ دائر کر دیا اور حضرت صاحب کو مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور بھیجا۔ آپ کے ہمراہ دو گواہ بھی تھے حضرت صاحب جب نہر سے گزر کر پتھنوالہ گاؤں پہنچے تو راستے میں ذرا ستانے کے لئے بیٹھ گئے اور ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اباجان یونہی زبردستی کرتے ہیں درخت کھیتی کی طرح ہوتے ہیں یہ غریب لوگ اگر کاٹ لیا کریں تو کیا حرج ہے۔ بہرحال میں تو عدالت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً یہ ہمارے ہی ہیں۔ ہاں ہمارا حصہ ہو سکتے ہیں۔

موروثیوں کو بھی آپ پر بے حد اعتماد تھا۔ چنانچہ جب مجسٹریٹ نے موروثیوں سے اصل معاملہ پوچھا تو انہوں نے بلا تامل جواب دیا کہ خود مرزا صاحب سے دریافت کرلیں۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے آپ سے پوچھا حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرے نزدیک درخت کھیتی کی طرح ہیں جس طرح کھیتی میں ہمارا حصہ ہے۔ ویسے ہی درختوں میں بھی ہے۔ چنانچہ آپ کے اس بیان پر مجسٹریٹ نے موروثیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس کے بعد جب حضرت صاحب واپس قادیان تشریف لائے تو حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب نے آپ کے ساتھ جانے والوں میں سے ایک ساتھی سے پوچھا کہ کیا فیصلہ ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ میں تو باہر تھا مرزا صاحب اندر گئے تھے ان سے معلوم ہو گا۔ اس پر حضرت صاحب کو بلایا گیا۔ حضرت صاحب نے سارا واقعہ بلا کم وکاست بیان کر دیا جسے سن کر آپ کے والد بزرگوار سخت برہم ہوئے اور "ملاں ملاں" کہہ کر کوسنے لگے اور کہا کہ گھر سے نکل جاؤ اور گھر والوں سے تاکیداً کہا کہ ان کو کھانا ہرگز نہ دو۔ حضرت صاحب دو تین دن تو قادیان ہی میں رہے اور آپ کی والدہ صاحبہ محترمہ آپ کو کھانا بھجواتی رہیں لیکن بعد کو آپ والد صاحب کی مزید ناراضگی کی وجہ سے قادیان سے بٹالہ چلے گئے جہاں کوئی دو ماہ تک "پناہ گزین" رہنا پڑا۔ اور پھر بیمار ہونے پر والد صاحب نے آپ کو واپس بلالیا۔

دو اور حیرت انگیز مثالیں یہاں خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے قلم سے دو اور مثالیں بھی درج کرنا ضروری ہیں جو اگرچہ براہ راست اس زمانہ سے تعلق نہیں رکھتیں۔ مگر آپ کے مقدمات میں آپ کے معمول پر گہری روشنی ڈالتی ہیں۔ حضرت صاحب "آئینہ کمالات......." میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے بیٹے سلطان احمد نے ایک ہندو پر بدیں بنیاد نالش کی کہ اس نے ہماری زمین پر مکان بنالیا ہے اور مسماری مکان کا دعویٰ تھا اور ترتیب مقدمہ میں ایک امر خلاف واقعہ تھا۔ جس کے ثبوت سے وہ مقدمہ ڈسمس ہونے کے لائق ٹھہرتا تھا اور مقدمہ کے ڈسمس ہونے کی حالت میں نہ صرف سلطان احمد کو بلکہ مجھ کو بھی نقصان تلف ملکیت اٹھانا پڑتا تھا۔ تب فریق مخالف نے موقعہ پا کر میری گواہی لکھا دی اور میں بٹالہ میں گیا اور بابو فتح دین صاحب سب پوسٹماسٹر کے مکان پر جو تحصیل بٹالہ کے پاس ہے۔ جا ٹھہرا۔ اور مقدمہ ایک ہندو منصف کے پاس تھا جس کا اب نام یاد نہیں رہا مگر ایک پاؤں سے وہ لنگڑا بھی تھا۔ اس وقت سلطان احمد کا وکیل میرے پاس آیا کہ اب وقت پیشی مقدمہ ہے آپ کیا اظہار دیں گے۔ میں نے کہا کہ وہ اظہار دوں گا جو واقعی امر ہے اور سچ ہے۔ تب اس نے کہا کہ پھر آپ کے کچہری جانے کی کیا ضرورت ہے؟ میں جاتا ہوں تا مقدمہ سے دست بردار ہو جاؤں۔ سو وہ مقدمہ میں نے اپنے ہاتھوں سے محض رعایت صدق کی وجہ سے آپ خراب کیا اور راستگوئی کو (اللہ کی رضا کی خاطر) مقدم رکھ کر مالی نقصان کو ہیچ سمجھا۔"

دوسری مثال حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی روایت ہے کہ :۔

> ### ایک اچھی بات
> انسان کی عمر تھوڑی اور ناپائیدار ہے اس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے اور عظیم الشان کام درپیش ہے اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔

"حضرت بانی سلسلہ کے دعویٰ سے پہلے کا واقعہ ہے کہ خاندانی جائیداد کے متعلق ایک مقدمہ تھا اس مکان کے چبوترے کے متعلق جس میں اب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہیں۔ اس چبوترہ کی زمین دراصل ہمارے خاندان کی تھی مگر اس پر دیرینہ قبضہ اس گھر کے مالکوں کا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کے بڑے بھائی صاحب نے اس کے حاصل کرنے کے لئے مقدمہ چلایا اور جیسا کہ دنیا داروں کا قاعدہ ہے کہ جب زمین وغیرہ کے متعلق کوئی مقدمہ ہو اور وہ اپنا حق اس پر سمجھتے ہوں تو اس کے حاصل کرنے کے لئے جھوٹی سچی گواہیاں دلائیں۔ اس پر اس گھر کے مالکوں نے یہ امر پیش کر دیا کہ ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ان کے چھوٹے بھائی صاحب کو بلا کر گواہی لی جائے۔ اور جو وہ کہہ دیں ہمیں منظور ہو گا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بطور گواہ عدالت میں پیش ہوئے اور جب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ان لوگوں کو اس رستہ سے آتے جاتے اور اس پر بیٹھتے عرصہ سے دیکھ رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! اس پر عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا آپ کے بڑے بھائی صاحب نے اسے اپنی ذلت محسوس کیا اور بہت ناراض ہوئے مگر آپ نے فرمایا کہ جب امر واقعہ یہ ہے تو میں کس طرح انکار کر سکتا ہوں؟"

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 87 تا 90)

حضرت ہود علیہ السلام

سوال: حضرت ہودؑ علیہ السلام کس قوم کی طرف مبعوث ہوئے؟

جواب: عاد قوم کی طرف

سوال: عاد قوم کون تھی؟

جواب: حضرت نوحؑ کے بیٹے سام کی نسل عرب اور اطراف عرب میں پھیلی۔ عاد اسی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قوم ارم بن سام بن نوح کی طرف منسوب تھی۔

کلام الٰہی نے عاد قوم کو۔ (قوم نوح کے جانشین) کہہ کر بتادیا کہ قوم نوح کے بعد عاد کی قوم نے شوکت حاصل کی۔

قوم عاد حضرت نوح کی قوم کے معاً بعد گزری ہے۔ سامی قومیں جو کہ ارم سے پہلے حاکم تھیں وہ بھی عاد ہی کا حصہ تھیں۔

سوال: عاد قوم کو کلام الٰہی میں اور کس نام سے پکارا گیا ہے۔

جواب: ترجمہ کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے رب نے عاد سے کیا معاملہ کیا۔ یعنی ارم سے جو بڑی بڑی عمارتیں بنانے والے تھے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ارم قبیلے کا نام ہے۔ اور یہاں ارم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے عاد کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ ایک شہر کا نام ہے۔

بعض کے نزدیک یہ ایک شہر کا نام ہی ہے لیکن مراد ارم صاحب ذات العماد یعنی ارم جو بڑی بڑی عمارتوں والے تھے۔

ارم یا تو عاد کے دادا عوص کے باپ کا نام ہے یا ارم کے شہر کا نام دونوں مراد ہو سکتے ہیں یعنی اہل ارم۔ یہ لوگ سام بن نوحؑ کی اولاد میں سے تھے۔

سوال: عاد قوم کہاں رہتی تھی؟

جواب: عاد قوم کا خاص مسکن یمن سے خلیج فارس کے دھانے تک جنوبی عرب میں پھر ساحل خلیج فارس کے ساتھ ساتھ عراق تک تھا۔

قوم عاد عرب کے جنوب مشرقی علاقہ میں خلیج فارس کے ساحل پر آباد تھی۔

عاد قوم جس علاقے میں آباد تھی وہ نہایت سرسبز و شاداب تھا۔ باغات اور چشموں کی فراوانی تھی اور بہت سی نعمتیں اور آسائشیں انہیں مہیا تھیں۔

جیسا کہ (۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ اس نے تمہاری مدد کی ہے۔ چارپائے اور بیٹے اور باغ اور چشمے دے کر۔

سوال: عاد قوم کا مذہب کیا تھا؟

جواب: عاد قوم بت پرست تھی۔ بت تراشی میں ماہر تھی۔ دیوتاؤں کے بت بنا کر پرستش کرتی تھی۔

سوال: عاد قوم کیسی قوم تھی؟

جواب: عاد قوم بت تراشی کے علاوہ فن تعمیر میں کمال رکھتی تھی۔ (۔)

ترجمہ وہ لوگ جن کی مانند کوئی قوم ان ملکوں میں پیدا ہی نہیں کی گئی تھی۔

فن کاری میں تمام ہم عصر قوموں میں ممتاز تھی۔ مجسّمے بناتی تھی اور عالی شان مکان اور بڑی بڑی کوٹھیاں بناتی تھی۔ بڑی بڑی فیکٹریاں اور کیمسٹری کے مراکز تیار کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔)

ترجمہ کہ تم ہر اونچی جگہ نشان کھڑا کرتے ہو۔ فضول کام کرتے ہوئے۔

عاد قوم اپنے اونچے اونچے مقامات پر یادگاریں قائم کرنے کی عادی تھی۔

عاد قوم کی تہذیب کی بنیاد علم ہندسہ، کیمسٹری اور ہیئت پر تھی۔ آلات جنگ کی بعض حیرت انگیز ایجادات انہی کے زمانہ میں ہوئی ہیں۔

سوال: عاد کا پیشہ کیا تھا؟

جواب: عاد قوم زراعت پیشہ تھی۔

حضرت ہودؑ کا ان سے یہ کہنا بتاتا ہے (۔)

ترجمہ اور اے میری قوم تم اپنے رب سے بخشش مانگو...... کہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تمہاری موجودہ قوت کے ساتھ مل کر تمہیں قوت میں بڑھا دے گا۔ یہ لوگ بارانی زمینوں والے تھے۔

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ملک مولا بخش صاحب

ولادت اندازاً 1879ء بیعت وزیارت دسمبر1900ء وفات 27'28 اخاء 1328ہش مطابق اکتوبر1949ء

ملک صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی پہلی زیارت مباحثہ آتھم کے دوران 1893ء میں کی۔ ان دنوں حضرت صاحب امرتسر میں رونق افروز تھے۔ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرتسری نے حضرت صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ میاں صاحب کے مکان کے ساتھ ہی ملک صاحب کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔ یہ مکان کٹڑا اہلو والیہ کوچہ شیخ کمال الدین میں واقع تھا اور وسیع تھا اس لئے اس کے صحن میں حضرت بانی سلسلہ کو بٹھایا گیا۔ ملک صاحب نے اس وقت اپنے کوٹھے پر سے حضرت صاحب کو دیکھا۔ 1899ء میں آپ بیمار ہو گئے اور بغرض علاج حضرت مولانا نور الدین کی خدمت میں قادیان پہنچے اور عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سل کا مرض ہے جو لا علاج ہے۔ اس پر حضرت مولانا صاحب نے بڑے جوش سے کہا حکیموں کے بادشاہ نے فرمایا ہے ہر بیماری کی دوا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے ایک دوا تجویز فرمائی جس کے استعمال سے آپ کوئی دو ہفتہ میں شفایاب ہو گئے سفر قادیان میں امرتسر کے ممتاز رفیق حضرت بانی سلسلہ حضرت ڈاکٹر عباداللہ صاحب آپ کے ساتھ تھے۔ اس تعلق کی وجہ سے ملک صاحب ڈاکٹر صاحب کے محلہ میں ہی مقیم ہو گئے اور ان سے حضرت بانی سلسلہ کی بعض کتب حاصل کر کے مطالعہ کرتے رہے۔ چند روز بعد آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی ایک کتاب کے مطالعہ کا موقعہ ملا اور آپ دل سے احمدی ہو گئے اور دسمبر1900ء کے سالانہ جلسہ پر حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔

ملک صاحب موصوف کو حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ مبارک میں کئی بار قادیان جانے اور حضرت صاحب سے روحانی فیض اٹھانے کا موقع ملا۔

ماسٹر عبدالحق صاحب قصوری بی۔اے سابق طالب علم مشن کالج لاہور نے جو عرصہ تین سال سے عیسائی تھے 26۔ دسمبر1901ء کو پانچ سوالات لکھ کر پیش کئے جس کے جواب میں حضرت صاحب نے مفصل تقریر فرمائی۔ ملک صاحب موصوف کو یہ تقریر سننے کا شرف حاصل ہے۔ ماسٹر عبدالحق صاحب اس تقریر سے متاثر ہو کہ احمدی ہو گئے تھے۔

ملک صاحب فرماتے ہیں:۔

"(1903ء میں) صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے کابل میں سنگسار ہونے کے فوراً بعد ہم قادیان گئے تو مغرب کی مجلس کے بعد اس کا تذکرہ تھا۔ غالباً احمد نور صاحب کابلی آئے تھے اور انہوں نے حالات سنائے تھے حضرت صاحب کو سخت صدمہ تھا۔ حضرت صاحب نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ ہم اس کے متعلق ایک کتاب لکھیں گے۔ مجھے چونکہ حضرت صاحب کے فارسی اشعار سے بہت محبت ہے میں نے عرض کیا کچھ فارسی اشعار بھی ہوں۔ آپ نے جھٹ فرمایا نہیں ہمارا مضمون سادہ ہو گا لیکن جب کتاب تذکرہ..... شائع ہوئی تو اس میں ایک لمبی پر درد فارسی نظم تھی۔ مجھے اس وقت خیال آیا کہ کیسے پاک لوگ ہیں اپنے ارادہ سے نہیں بلکہ صحیح ربانی تحریک کے ماتحت کام کرتے ہیں ورنہ ان کو شعر گوئی سے کوئی نسبت نہیں۔"

حضرت بانی سلسلہ نے اپنے آخری سفر دہلی سے واپسی پر 9۔ نومبر1905 کی صبح کو رائے کنہیالال صاحب وکیل کے لیکچر ہال امرتسر میں تقریر فرمائی جس کے دوران ایک ہنگامہ عظیم برپا کر دیا گیا۔ ملک صاحب اس ہنگامہ کے وقت لیکچر ہال میں موجود تھے چنانچہ وہ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"جب ہم نے دیکھ لیا کہ حضرت صاحب جا چکے تو ہم حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہمراہ .....باہر بازار میں نکلنے لگے کسی شخص نے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ٹھہر جاویں لوگ پتھر مار رہے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے ایک درد بھرے دل سے کہا وہ گیا جس کو مارتے تھے مجھ کو کون مارتا ہے یہ ہر کسی کو نصیب نہیں"

ملک صاحب کو حضرت بانی سلسلہ کے انتقال کی المناک اطلاع کیسے ملی؟ اس واقعہ پر آپ درج ذیل الفاظ میں روشنی ڈالتے ہیں:۔

"حضرت بانی سلسلہ کے وصال کی خبر میرے ایک چچا صاحب نے مجھے اس وقت دی جب میں عدالت مطالبہ خفیفہ امرتسر میں ایک عرضی دعویٰ کا انگریزی ترجمہ کر رہا تھا۔ اس وقت گو چند لمحوں کے لئے ہی ایسا ہوا مگر میری نظر بالکل جاتی رہی اور سامنے پڑے ہوئے کاغذ کے حروف نظر نہ آتے تھے۔ دوسرے روز ہم بمعہ ڈاکٹر عباداللہ صاحب اور دوسرے دوستوں کے صبح کی گاڑی سے بٹالہ اور وہاں سے یکہ پر قادیان گئے۔ وہاں حضرت صاحب کے چہرہ کو جو اس وقت بھی نورانی تھا دیکھا۔ انتخاب (امامت اولیٰ) ہوا اور پہلے جن لوگوں نے بیعت کی ان میں میں نے بھی امامت اولیٰ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔"

1934ء میں آپ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے حکم پر نائب ناظر مال مقرر کئے گئے۔ ازاں بعد حضرت صاحب نے آپ کو اراضیات سندھ کی نگرانی کے لئے بھجوایا جہاں کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد آپ بیمار ہو گئے۔ طبیعت سنبھل جانے پر قادیان آ گئے تو حضرت صاحب نے آپ کو ناظم جائیداد کی خدمت سپرد فرمائی جس پر آپ آخر عمر تک فائز رہے۔

بالفاظ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب "بہت زندہ دل خوش مزاج بزرگ تھے" کلام الٰہی کے مطالعہ اور اس پر غور و تدبر کرنے کا بہت شوق تھا۔ "الفضل" اور "ریویو آف ریلیجنز" انگریزی میں آپ کے کئی مضامین چھپے ہوئے ہیں۔ ہومیو پیتھی دوائیں ہمیشہ گھر میں رکھتے اور مفت دیا کرتے تھے۔ آپ کے اخلاق میں تحمل' ملنساری' جرات' اصابت رائے اور موقع شناسی کے اوصاف بہت نمایاں تھے ماتحتوں سے عمدہ سلوک تھا۔ بہت اچھے دوست اور دوستوں کے لئے قربانی کا مادہ رکھتے تھے۔ عرصہ تک عدالتوں میں کام کرنے کے باعث مروجہ قانون سے خوب واقف تھے۔ ڈرافٹ تیار کرنے اور خلاصہ نکالنے میں ماہر تھے اور اسی لئے حضرت بانی سلسلہ نے انہیں اپنے سامنے اپلیں پیش کرنے کا فریضہ بھی سونپ رکھا تھا۔ غیر احمدی اور ہندو وکیل بھی آپ کے مداح تھے۔ دوران ملازمت جہاں جہاں گئے۔ دعوت الی اللہ میں سرگرم رہے اور کئی لوگوں کی ہدایت کا موجب بنے۔ نظام الوصیت سے بھی وابستہ تھے اور تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدوں میں سے تھے۔

سیالکوٹ میں وفات پائی اور قبرستان سائیں مونگا ولی میں بطور امانت دفن کئے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہاردہم ص85 تا88)

آپ کا خط ملا

مکرم انور اقبال سیفی صاحب کراچی سے لکھتے ہیں۔

کافی روز سے یہ سوچ رہا تھا کہ الفضل کے توسط سے اپنے طالب علم دوستوں کی توجہ اس طرف دلاؤں کہ وہ اپنی Research کی تکمیل پر اپنے Thesis کی ایک کاپی خلافت لائبریری میں بھجوایا کریں۔ ابھی یہ تو معلوم نہیں کہ خلافت لائبریری میں اس طرح کا کوئی Section ہے یا نہیں۔ اگر ایسی سہولت میسر نہیں ہے تو یہ بہت بڑی کمی ہے۔ ہمیں یہاں بیٹھے پتہ ہی نہیں چل پاتا کہ ہمارے وہ طالب علم جو اعلیٰ تعلیم کی غرض سے غیر ممالک جاتے ہیں اپنی تحقیق کو کن راہوں پر چلاتے ہیں۔ مزے کی بلکہ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جو طالب علم پاکستان ہی میں اپنے تحقیقی مقالے اور Thesis لکھتے ہیں ہم ان کی Research سے بھی واقف نہیں۔ یہی ایک وجہ ہے کہ ہمارا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہے۔ ہم کسی سے بھی کوئی مشورہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے کہ ہمارے کسی کے ساتھ ذاتی تعلقات ہوں۔ میں خود برطانیہ سے تعلیم مکمل کر کے آیا ہوں۔ اب اگر خلافت لائبریری میری اس تجویز پر غور کرے اور اس کے خیال میں اس طرح سے جماعت کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہو تو میں اپنا Thesis ان کو بھیجنے کے لئے تیار ہوں۔ ربوہ کے وہ تمام طلباء جو Research میں جانا چاہتے ہوں ان کے لئے خاص طور پر یہ بہت فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ اس سے جماعت میں اعلیٰ تعلیم اور Research کے رجحان کو مزید فروغ ملے گا۔ علم کو پھیلانے کا یہ ایک اچھا طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علم کو صحیح معنوں میں بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے استعمال کرنے کی توفیق دے۔

مکرم اظہر محمود ناصر صاحب اوکاڑہ سے لکھتے ہیں۔

اس دفعہ "الفضل" موصول ہوا تو اس میں بڑے بھائی ڈاکٹر عامر محمود عمر صاحب کا اپاپا لیگوس نائیجیریا سے آپ کے نام خط پڑھنے کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ نے اس لحاظ سے بھی آپ کے جریدہ کو ہم دور بیٹھے عزیزان کو آپس میں ملانے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ نائیجیریا سے بعض اوقات خط دو تین ماہ بعد موصول ہوتا ہے۔ ٹیلیفون یا فیکس کی کوشش بھی اکثر کامیاب نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں اس جریدہ نے اپنے مقبول سلسلوں کے باعث قارئین کی توجہ کو بہرحال اپنی طرف مبذول کیا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی مخلصانہ کوششوں کو ثمر آور بنائے۔ "الفضل" کی وساطت سے ہی خاکسار ڈاکٹر عامر محمود صاحب سے مخاطب ہے کہ ہم لوگ بے چینی کے ساتھ' خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے آپ کی اپنے وقف سے کامیاب واپسی کے لئے منتظر ہیں۔ خدا کرے آپ کا یہ تین سال کا وقف' تادم حیات دینی و دنیاوی ترقیات اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ بنے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کی پردہ پوشی فرمائے۔

دعوت الی اللہ کی طرف ہماری جماعت خصوصیت سے توجہ کرے کیونکہ (دین حق) نے انسان کی پیدائش کی جو اغراض رکھی ہیں ان میں سے ایک غرض دعوت الی اللہ ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیاز فتح پوری

بشکریہ نگار کراچی

میں اور نگار

غالباً نومبر 21ء کی بات ہے کہ لطیف الدین احمد (ل۔ احمد) کے مکان پر چند مخصوص احباب (ڈاکٹر ضیاء عباس ہاشمی۔ مخمور اکبر آبادی۔ ملک حبیب احمد خاں' مقدس اکبر آبادی' شاہ دلگیر اکبر آبادی' وغیرہ اور خود لطیف صاحب) کا اجتماع ہے اور ایک رسالہ جاری کرنے کی تجویز پر گفتگو ہوتی ہے (اس وقت نقاد بند ہو چکا تھا) اور اس کا اجراء طے پا جاتا ہے۔ اس کے بعد دو سوال سامنے آتے ہیں ایک نام کا' دوسرا سرمایہ کا' چونکہ یہ بات پہلے ہی طے ہو چکی تھی کہ میں اسے مرتب کروں گا اس لئے ایڈیٹر کی نامزدگی کا کوئی سوال سامنے نہ تھا۔ رہا نام اس کے متعلق جب میری رائے طلب کی گئی تو میں نے نگار تجویز کیا' کیونکہ یہ وہ زمانہ تھا جب ترکی زبان سیکھنے کا جنون مجھ پر سوار تھا اور "نگار بنت عثمان" ترکی کی مشہور شاعرہ میرے دل و دماغ پر چھائی ہوئی تھی۔ اس کے بعد جب سرمایہ کا سوال سامنے آیا تو یہ طے پایا کہ فی الحال کم از کم بیس اصحاب بیس روپے نگار فنڈ میں جمع کر دیں اور پہلا پرچہ آگرہ سے شائع ہو اس کے بعد میں بھوپال واپس آگیا اور پہلا پرچہ (فروری 22ء) مرتب کر کے آگرہ بھیج دیا مجھے نہیں معلوم کہ اول اول کن حضرات نے موجودہ عطیہ ادا کیا لیکن اس قدر ضرور جانتا ہوں کہ امید سے بہت کم سرمایہ فراہم ہوا تاہم چونکہ نگار اپنی پہلی ہی اشاعت کے بعد خود کفیل ہو گیا تھا' اس لئے سرمایہ کی فراہمی کا سوال زیادہ اہم نہ رہا اور دسمبر 22ء تک نگار آگرہ ہی سے نکلتا رہا۔ چونکہ یہ بات زحمت طلب تھی کہ رسالہ کی ترتیب بھوپال میں ہو اور اشاعت آگرہ میں' اس لئے فروری 23ء کے نگار سے' نگار کی' اشاعت بھی بھوپال ہی سے شروع ہو گئی اور جنوری 23ء کے نگار میں احباب نگار کا ایک گروپ یاران نجد کے عنوان سے آگرہ اور بھوپال کے اس تعلق کی یاد میں شائع کر دیا گیا۔ اس کے افراد یہ تھے۔

امام اکبر آبادی' محمد امین' بیدل شاہجہانپوری' جعفری' حبیب احمد' خلیقی' دلگیر' ضیائی' رؤف' نذیر احمد قریشی' لطیف' مانی جائسی' مخمور' مقدس' نیاز' محمد احمد' ان میں سے چھ احباب بیدل۔ جعفری' حبیب' خلیقی دلگیر اور قریشی۔ ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکے ہیں۔ مخمور۔ ضیائی' امام' محمد احمد پاکستان میں ہیں اور مانی و امین' ہندوستان میں۔

جب نگار کا دفتر بھوبال منتقل ہوا تو اس کی ساری ذمہ داری میرے سر آ گئی۔ لیکن دسمبر 25ء تک وہ بدستور آگرہ پریس ہی میں چھپتا رہا۔ اس کے بعد جنوری 26ء سے نگار وصل بلگرامی مرحوم کے مقبول المطابع لکھنؤ میں چھپنے لگا اور پھر 27ء میں جب میں نے لکھنؤ پہنچ کر نگار پریس قائم کیا تو جولائی 27ء سے وہ خود اپنے پریس میں طبع ہونے لگا۔

ہندوستانی جرائد و رسائل کی تاریخ میں صرف نگار ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اولین تاریخ اشاعت سے آج تک (یعنی پورے 43 سال میں) برابر پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ زمانہ ہمیشہ اس کے موافق رہا ہے۔ پہلا جھٹکا تو نگار کو اس وقت پہنچا جب 34ء میں الائنز بینک کا دیوالیہ نکلا اور نگار کا تھوڑا بہت جو کچھ سرمایہ تھا وہ ضائع ہو گیا۔ میں نے اس افتاد کا مقابلہ جس طرح کیا اس کا ذکر ضروری نہیں نہ میں نے احباب کے سامنے دست سوال پھیلایا اور نہ انہوں نے پیش قدمی کی۔ تاہم میں نے نگار کی وضع و رفتار میں فرق نہ آنے دیا۔ اس کے بعد دوسرا صدمہ نگار کو لکھنؤ میں اس وقت پہنچا جب کلکتہ نیشنل بینک دیوالیہ ہو گیا۔ یہ حادثہ کس قدر سخت تھا اس کا اندازہ آپ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ جس دن بینک فیل ہوا ہے۔ نگار کے پاس اتنا بھی نہ تھا کہ وہ ڈاک کا خرچ برداشت کر سکتا۔ ہر چند اس حادثہ کا ذکر میں نے کسی سے نہیں کیا لیکن جب مالک رام صاحب کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے از خود ایک گرانقدر رقم میرے پاس بمبئی سے بھجوا دی اور یہ سخت گھڑیاں بھی آسانی سے گزر گئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس وقت یہ سطور ان کی نگاہ سے گزریں گی تو انہیں تکلیف ہو گی۔ لیکن ان کو خوش رکھنے کے لئے میں کیوں کفران نعمت کا مرتکب ہوں۔

نگار کے لکھنؤی دور کا ایک اور واقعہ جس نے مجھے کم از کم ایک سال تک مضطرب رکھا' 32ء سے تعلق رکھتا ہے۔ جب ہندوستان کے تمام اکابر علماء نے میرے اور نگار کے متعلق ایک متفقہ محاذ قائم کر کے' نہ صرف یہ کہ مجھ پر کفر و الحاد کے فتوے صادر کئے' نہ صرف یہ کہ میرے خلاف توہین مذہب کے مقدمات چلانے کی زبردست عملی تحریک شروع کر دی' بلکہ مجھے شردھانند ثانی کہہ کر' میرے قتل پر بھی عوام کو اکسایا۔ لیکن چونکہ تعلیم یافتہ طبقہ میرے ساتھ تھا' اس لئے میری جان بھی محفوظ رہی اور نگار کی اشاعت پر بھی اس کا اثر نہیں پڑا۔

اس کے بعد مجھے یہاں زندگی کے دو بہت اندوہناک واقعے پیش آئے۔ پہلے 27ء میں میری رفیقۂ حیات اور اس کے چند سال کے بعد میری لڑکی شوکت کی موت۔ اور میں ان کو بھی جھیل گیا۔

لیکن یہ خبر نہ تھی کہ زمانہ کے ترکش میں ایک آخری تیر اور بھی ہے۔ ایسا زہر آلود تیر کہ اس سے جانبر ہونا میرے لئے دشوار ہو جائے گا۔ اس کی توضیح ضروری نہیں' مختصراً یوں سمجھ لیجئے کہ میری زندگی کا یہ دردناک تجربہ 61ء سے شروع ہوا اور اس نے رفتہ رفتہ میرے نظام عصبی دل و دماغ کو اس درجہ متاثر کیا کہ اشتہا مفقود ہو گئی اور غذا ترک' یہاں تک کہ میں صاحب فراش ہو گیا اور زندگی سے بالکل مایوس۔ پھر اگر میں تنہا ہوتا تو مجھے اپنی جان اتنی عزیز نہیں کہ میں اس ماحول میں جان دینے سے گریز کرتا' لیکن چونکہ میری رفیقہ حیات اور اپنے دو چھوٹے بچوں کا مستقبل بھی میرے سامنے تھا اور مجھے یقین تھا کہ میرے بعد ان کو سخت تکالیف کا مقابلہ کرنا پڑے گا' اس لئے میرے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا کہ ان کو لے کر پاکستان چلا آؤں۔ جہاں میرے اور میری بیوی کے تمام اعزہ پہلے ہی سے موجود تھے اور مجھے یقین تھا اور ہے کہ میرے بعد وہ کسی نہ کسی طرح اپنی زندگی یہاں بسر کر لے جائیں گے یا کم از کم یہ کہ انہیں کوئی ستائے گا نہیں۔

ہندوستان میں' میں نے جیسی کامیاب زندگی بسر کی اور وہاں کی حکومت نے میری جتنی قدر افزائی کی' اس کا اقتضاء یہی تھا کہ میں وہیں جان دیتا' لیکن افسوس ہے کہ ان ناگزیر حالات نے مجھے ہجرت پر مجبور کر دیا اور حیرت ہے کہ یہاں آ کر میری صحت و توانائی پھر عود کر آئی۔ اسی کے ساتھ سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ نگار کی اشاعت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ جولائی 62ء کا نگار میں لکھنؤ سے شائع کر کے آیا تھا اور اگست 62ء سے اس کی اشاعت یہاں ہونے لگی۔

میں احباب پاکستان کا شکر گزار ہوں جنہوں نے یہاں کی فضا کو سازگار بنا کر میری اور نگار کی عمر چند سال اور بڑھا دی۔ آخر میں مجھے جناب فرمان فتح پوری کا ذکر کرنا ہے۔ جنہوں نے ادارت نگار کی ذمہ داریاں اپنے سر لے کر میرا بڑا بوجھ ہلکا کر دیا۔ "شکریہ" کا لفظ میں نے اس لئے استعمال نہیں کیا کہ وہ میرے ہم وطن ہیں' میرے عزیز اور مخلص دوست ہیں اور وہ یہ سب کچھ مجھے اور "نگار" دونوں کو بالکل اپنا سمجھ کر کر رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اپنے فرزندان عزیز عارف نیازی اور قمر نیازی کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعا گو ہوں' جن کی محنت و کاوش کی بدولت نگار نہ صرف یہ کہ اپنے وقت پر شائع ہو رہا ہے بلکہ کافی ترقی کر رہا ہے۔

(نگار جنوری 1996ء)

بقیہ صفحہ 3

سوال: عاد قوم کا مرکزی مقام کون سا تھا؟
جواب: عاد قوم کا مرکزی مقام احقاف تھا۔ (-)
ترجمہ اور عاد کے بھائی (ہودؑ) کو یاد کر جب اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا تھا۔

سوال: احقاف کے کیا معنی ہیں
جواب: احقاف حقف کی جمع ہے۔

ریت کے وہ ٹیلے جو ایک طرف جھکے ہوتے ہوں یعنی گرنے کی طرف مائل ہوں۔

احقاف لغت کے لحاظ سے ریت کے ٹیڑھے اور ترچھے ٹیلوں کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح عرب میں دو علاقوں کو کہتے ہیں جو خود شاداب ہیں لیکن صحراء کے پاس ہیں اور صحرائے ریت اڑا کر ان علاقوں میں ٹیلے بنا دیتی ہے۔ جنوبی احقاف اور شمالی احقاف

جنوبی احقاف' عرب کے جنوب کی جانب یمن سے شروع ہو کر صنعاء کے نیچے نیچے عدن سے اوپر مشرق کی طرف چلا گیا ہے۔

دوسرا علاقہ شمالی احقاف جو بصریٰ سے نیچے کی طرف عراق کے بیابان کے ساتھ چلا جاتا ہے۔

سوال: ان علاقوں کا نام احقاف کیوں پڑا؟
جواب: ممکن ہے کہ عذاب آنے کے بعد ان علاقوں کا نام احقاف پڑ گیا ہو۔ یا صحرا کی ریت آنے سے ٹیلے بن گئے ہوں۔ تباہی کے بعد اس علاقے کا نام احقاف پڑا۔ شہر ریت کے ٹیلوں میں دب گیا اور ٹیلے ہی ٹیلے نظر آنے لگے۔

سوال: عاد قوم کی اخلاقی حالت کیسی تھی؟
جواب: عاد قوم سخت متکبر قوم تھی۔ ظالم اور سرکش قوم تھی۔ شرارت میں حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ اپنے سے ہر قوم کو حقیر سمجھتی تھی۔ حق کا جان بوجھ کر انکار کرنے والی قوم تھی۔

ان کی حالت یوں بیان کی گئی ہے۔ (-)

ترجمہ اور عاد قوم نے زمین میں بغیر کسی حق کے تکبر سے کام لیا ہے۔ (-)

ترجمہ اور انہوں نے کہا۔ ہم سے زیادہ طاقت میں کون ہے۔ (-)

ترجمہ اور جب تم (کسی کو) پکڑتے ہو تو ظالموں کی طرح ہی پکڑتے ہو۔

سوال: جب عاد قوم سرکشی' نخوت اور تکبر میں حد سے بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف کس کو نبی بنا کر بھیجا۔
جواب: حضرت ہودؑ علیہ السلام کو۔

ترجمہ (اور عاد قوم کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو نبی بنا کر بھیجا)

سوال: حضرت ہودؑ علیہ السلام کا تعلق عاد کی کس شاخ سے تھا؟
جواب: عاد کی سب سے معزز شاخ خلود سے آپ کا تعلق تھا

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش میں ایجی ٹیشن

بنگلہ دیش میں گزشتہ دنوں اپوزیشن کے حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کے دوران مختلف واقعات میں کم از کم 7- افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے- بڑی اپوزیشن پارٹی عوامی لیگ کی سربراہ شیخ حسینہ واجد نے منگل کے دن کو بنگلہ دیش کی تاریخ کا یوم سیاہ قرار دیا ہے- بنگلہ دیش کے صدر عبدالرحمٰن بسواس نے منگل کے روز پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا تھا- شیخ حسینہ واجد نے کہا کہ ہم نے صدر سے درخواست کی تھی کہ وہ اس غیر قانونی پارلیمنٹ کو توڑ دیں چونکہ یہ انتخابات میں دھاندلی کے ذریعے وجود میں آئی ہے- لیکن اس کی بجائے صدر نے پارلیمنٹ کا اجلاس بلوا لیا- اس طرح صدر نے حکمرانی پارٹی کی طرفداری کی ہے- بنگلہ دیش کی اپوزیشن پارٹیوں نے دھمکی دی ہے کہ وہ پارلیمنٹ کا گھیراؤ کریں گے-

ڈھاکہ شہر میں گزشتہ دنوں ایک بس میں بم کے دھماکے میں ایک شخص ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے- ڈھاکہ میں پولیس نے اپوزیشن رہنما میزان الرحمٰن چوہدری کے گھر پر بم پھینک کر بھاگنے والے شخص کو جو موٹر سائیکل پر سوار تھا موقع پر ہی ہلاک کر دیا- حملے کے وقت اپوزیشن کے رہنما گھر پر موجود نہیں تھے- تاہم ان کے اہل خانہ بھی حملے میں محفوظ رہے- ادھر نواب گنج میں بموں کی تیاری میں مصروف چار افراد بم کے پھٹ جانے سے ہلاک ہو گئے-

دریں اثناء بنگلہ دیش کے مختلف علاقوں میں گزشتہ روز چاول کے کاشتکاروں نے کھاد کی قیمتوں میں اضافے اور ڈیزل آئل کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے- اور سرکاری گوداموں سے کھاد لوٹنے کی کوشش کی- پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے طاقت استعمال کی- پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم میں 100 کاشتکار زخمی ہو گئے-

مغربی شہر جینی ڈھا میں بھی چاول کے مقامی کاشتکاروں نے سرکاری گودام لوٹنے کی کوشش کی- ڈھاکہ کے جنوب مغرب میں شالا کوپا قصبے میں سات ہزار کے قریب کسانوں کے ایک جلوس نے کمشنر کے دفتر کا گھیراؤ کر لیا- شمالی شہر سراج گنج میں کسانوں نے ایک دریائی جہاز سے اترنے والی کھاد لوٹ لی-

بنگلہ دیش کی اپوزیشن لیڈر شیخ حسینہ واجد نے اس بحران کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہرایا ہے-

ooo

اسرائیل کی طرف سے حزب اللہ کو الٹی میٹم

اسرائیل نے دھمکی دی ہے کہ اگر ایران نواز شیعہ تنظیم حزب اللہ کے حریت پسندوں نے جنوبی لبنان کے اسرائیل کے اعلان شدہ حفاظتی زون پر حملے جاری رکھے تو وہ لبنان کے شہری علاقوں پر بمباری کرے گا- آل انڈیا ریڈیو کے مطابق لبنان میں اسرائیلی سرگرمیوں کے معاون نے کہا ہے کہ اگر حزب اللہ تنظیم نے جنوبی لبنان میں تشویشناک صورت حال کو مزید ہوا دی تو اسرائیل شہری علاقوں پر حملہ نہ کرنے کا اپنا عہد توڑ دے گا-

اطلاعات کے مطابق گزشتہ گیارہ دنوں سے حزب اللہ نے اس علاقے میں اسرائیلی فوجی ٹھکانوں پر اپنے حملے تیز کر دیئے ہیں- اور ان حملوں میں 5- اسرائیلی فوجیوں کو ہلاک اور 17 کو زخمی کر دیا ہے-

اس دوران اسرائیل اس بات پر رضامند ہو گیا ہے کہ وہ غزہ میں کچھ اشیائے ضرورت لانے اور لیجانے کے لئے راستہ کھول دے گا- جس سے مغربی کنارے اور غزہ پٹی کی ناکہ بندی جزوی طور پر ختم ہو جائے گی- لیکن اسرائیل نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ کام کرنے کے لئے اسرائیل جانے والے فلسطینیوں پر عائد کردہ سفر کی پابندیاں برقرار رہیں گی-

ooo

چینی وزیر اعظم کی دھمکی

گزشتہ کئی روز سے چین اور امریکہ کے درمیان تائیوان کے مسئلے پر کشیدگی پیدا ہو چکی ہے- تائیوان میں 23- مارچ کو صدارتی انتخاب کے موقع پر چین نے تائیوان کو ہراساں کرنے کے لئے اس کے سمندر میں میزائیلوں کے تجربے کئے اور جنگی مشقیں کیں- اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے امریکہ نے اپنا ایک طیارہ بردار بحری جہاز اس علاقے میں بھیج دیا ہے-

چین کے وزیر اعظم مسٹر لی فنگ نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ امریکہ کی طرف سے آبنائے تائیوان میں جنگی بحری جہاز بھیجنے اور طاقت کے مظاہرے سے چین اور امریکہ کے تعلقات مزید خراب ہو جائیں گے-

وائس آف امریکہ کے مطابق لی پنگ نے بیجنگ میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ امریکی اقدامات سے ایک ملک کی طرف سے دوسرے ملک پر اپنے نظریات ٹھونسنے کی روایت پیدا ہو جائے گی-

چین کا کہنا ہے کہ تائیوان کوئی الگ یا آزاد ملک نہیں ہے بلکہ چین کا ایک حصہ ہے- لیکن تائیوان کا ارادہ ہے کہ وہ اپنی آزادی کا اعلان کر کے ایک آزاد اور خود مختار ملک ہونے کا اعلان کر دے- چین نے اس پر سخت رد عمل کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ تائیوان ایسا کرنے سے باز رہے-

ooo

نچلی ذات کے ہندوؤں پر ظلم و ستم

بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں لوک سبھا نے ملک میں نچلی ذات کے ہندوؤں کے خلاف ہونے والے مظالم پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے- لوک سبھا نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت اس ظلم کو روکنے کے لئے اقدامات کرے-

اطلاعات کے مطابق لوک سبھا کے سپیکر شیو راج پٹیل نے بھارتی حکومت کو ہدایت کی ہے وہ نچلی ذات کے ہندوؤں پر ہونے والے مظالم کے متعلق معلومات اکٹھی کرے-

جنتادل کے رکن پارلیمنٹ رام دلاس پسوان نے اس مسئلہ کو اٹھاتے ہوئے بتایا ہے کہ ہولی کے تہوار کے دوران راجستھان کے ایک گاؤں سرکی میں نچلی ذات کے ہندوؤں کے 50-60 گھروں کو آگ لگانے کے واقعہ کا حوالہ دیا- رکن پارلیمنٹ نے انکشاف کیا کہ ان مظلوم ہندوؤں کو صرف "ہولی کا دان" دینے کے لئے جلا دیا گیا- اس واقعہ میں ایک شخص ہلاک ہو گیا تھا-

ooo

ورلڈ کپ کے ٹاپ سکوررز

چھٹے ون ڈے کرکٹ ورلڈ کپ کے میچوں کے دوران آٹھ چوٹی کے سکور بنانے والوں میں پاکستان کے دونوں اوپنر عامر سہیل اور سعید انور شامل ہیں- سعید انور پانچویں اور عامر سہیل آٹھویں نمبر پر رہے- پانچویں ورلڈ کپ میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرنے والے انضمام الحق چھٹے ورلڈ کپ میں ناکام ثابت ہوئے-

سری لنکا کے ڈی سلوا فائنل میچ میں سنچری بنا کر فائنل میں سنچری بنانے والے تیسرے کھلاڑی بن گئے ہیں- اس سے پہلے 1975 میں ویسٹ انڈیز کے کپتان کلائیو لائیڈ نے اور 1979 کے ورلڈ کپ میں ویسٹ انڈیز ہی کے ویون رچرڈز نے سنچریاں بنائی تھیں- آسٹریلیا کے چوٹی کے بلے باز وا برادران فائنل میں سری لنکا کے خلاف ناکام رہے- جبکہ ورلڈ کپ کے دیگر میچوں میں آسٹریلیا کے یہ دونوں بیٹسمین کامیاب رہے تھے-

اسی طرح آسٹریلیا کے کرشمہ ساز سپن باؤلر شین وارن بھی فائنل میں بالکل ناکام رہے- باؤلنگ میں سری لنکا کے کھلاڑیوں نے ان کی خوب پٹائی کی اور 10 اوورز میں انہوں نے 50 رنز دیئے جبکہ کوئی بھی وکٹ حاصل نہ کر سکے- اپنے کوٹے کے آخری اوور میں انہوں نے رانا ٹنگا کا کیچ اپنی ہی گیند پر چھوڑ دیا- وارن کو ایک روزہ میچوں میں 100 وکٹیں مکمل کرنے کے لئے صرف ایک وکٹ کی ضرورت تھی لیکن وہ یہ وکٹ حاصل کرنے میں ناکام رہے-

ooo

بوسنیا میں جنگی جرائم

جرمنی اور آسٹریا میں تین ایسے افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے جو بوسنیا میں جنگی جرائم کے ارتکاب کے ذمہ دار قرار دیئے گئے ہیں- دونوں ملکوں کی انتظامیہ نے بتایا ہے کہ یہ گرفتاریاں 24- گھنٹے کے عرصے میں کی گئیں- ان میں سے ایک 40 سالہ ڈرافکو ایم اے وہ شخص ہے جو بوسنیا میں قیدیوں کے ایک کیمپ کا انچارج تھا-

امریکی ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ پچھلے سال جولائی میں سربوں نے بوسنیا کے تقریباً 3- ہزار افراد کو ہلاک کر دیا تھا- یہ ہلاکتیں سربرے نیکا پر قبضہ کے بعد کی گئیں-

ooo

بوسنیا کے بے گھروں کی واپسی

بوسنیا کی چار سالہ جنگ کے دوران 20 لاکھ کے قریب بوسنین اپنے گھروں سے بے گھر ہونے پر مجبور ہو گئے- اب جبکہ ڈیٹن معاہدے کے تحت سربوں نے بوسنیا کے زیر قبضے علاقوں کو چھوڑ دیا ہے اور بے گھر بوسنین مسلمان اپنے گھروں کو واپس آ رہے ہیں تو بے حد جذباتی مناظر دیکھنے میں آ رہے ہیں- ماں بیٹوں کے ملاپ اور گھروں کے دوبارہ جڑنے کے واقعات نظر آ رہے ہیں- سہیلیاں ایک دوسرے سے ملتی ہیں تو حیران ہو کر پوچھتی ہیں کہ میں نے تو سنا تھا کہ تم مر چکی ہو-

لیکن اب دوسری بات زیادہ اہم ہو گئی ہے اور وہ یہ کہ بے گھر بوسنیائی مسلمان جب اپنے گھروں میں واپس آ رہے ہیں تو ان کو ایک ٹوٹا پھوٹا اور تباہ حال گھر واپس مل رہا ہے- سربوں نے جاتے جاتے کسی بھی گھر کو سلامت نہیں رہنے دیا- ہر تین میں سے دو گھر تباہ ہو چکے ہیں- گھروں کی حالت یہ ہے کہ پانی بجلی کے نظام سربوں نے اکھاڑ دیئے ہیں- جگہ جگہ زندہ بموں کی موجودگی گھر والوں کو دہشت زدہ کر رہی ہے- گھروں کا سامان ٹوٹ پھوٹ چکا ہے- کچن اور غسل خانے کی تنصیبات اکھاڑ دی گئی ہیں- نیٹو کی امن قائم کرنے والی فوج نے اب تعمیر نو کا کام شروع کر دیا ہے- مگر یہ کوئی آسان کام نہیں ہے- بے شمار مسائل ہیں جو حل کے منتظر ہیں- ابتدائی طور پر مغربی ممالک کی طرف سے 18 کروڑ ڈالر اس مقصد کے لئے مقرر کئے گئے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ہیں۔ لیکن یہاں تو اربوں ڈالر درکار ہیں۔

سرائیوو کی سڑکوں پر چہل پہل بحال ہو چکی ہے بجلی سے چلنے والی ٹرامیں رواں دواں ہیں۔ گلیاں اور بازار انسانوں سے بھر گئے ہیں۔ لیکن ہر شخص زخم خوردہ ہے۔ سربوں کے لگائے زخموں سے خون رس رہا ہے۔ عالمی برادری کو اب بوسنیا کی تعمیر نو میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہے۔ اور جنگ کے لگائے ہوئے زخموں کو مندمل کرنا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ یہاں پر پائیدار امن کی بنیاد بھی اس مضبوطی سے رکھنی ہے کہ پھر یہ خطہ جنگ کی تباہ کاریوں کا شکار نہ ہو سکے۔

ooo

بقیہ صفحہ 1

ہی کر دے گا کہہ بیٹھتے ہیں چلو اچھا پسند ہے تو لے لو۔ وہ سمجھتے ہیں کہے گا نہیں رہنے دو۔ وہ بعض دفعہ لے ہی جاتا ہے۔ سارا دن ان کا پچھتاوے میں گزرتا ہے میں کیا منہ سے کہہ بیٹھا۔ لیکن اگر محبت ہو اور وہ نہ لے پھر بھی دکھ میں گزرتا ہے مگر بہت زیادہ دکھ میں۔ ایک دن نہیں بعض دفعہ ہفتوں مہینوں اس کا دکھ رہتا ہے۔ بعض دفعہ ساری عمر اس دکھ میں کٹ جاتی ہے کہ میں نے اپنے پیار سے تحفہ دیا تھا اسے نامنظور کر دیا گیا۔ پس یہ محبت کے کھیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم تمہیں درجہ بدرجہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اور مالی قربانی میں بھی ہر مقام کے بعد ایک اور اعلیٰ مقام پڑا ہوا ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ تم "بر" ہو جاؤ خدا کے نزدیک یعنی خدا کے نزدیک تم ایسے نیکوں میں شمار ہو کہ ان سے اللہ محبت کرنے لگے تو پھر مال وہ خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہو۔

(از خطبہ 25۔ اگست 1995ء)

تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب واحترام سے ہمیشہ زندہ رہے گا

o یاد رکھو۔ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی۔ ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے۔ تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔

پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہو گا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔

درخواست دعا

o مکرم حکیم علی حسن صاحب چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا ایک لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔ ان دنوں صحت زیادہ خراب ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

o مکرم ڈاکٹر اختر حسین صاحب آف پھیرو چیچی ضلع عمرکوٹ سندھ پٹھوں کے کھچاؤ کی وجہ سے بہت زیادہ علیل ہیں۔ اور چل پھر بھی نہیں سکتے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ پریپ کلاس

o نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں پریپ میں داخلہ 96-5-4 صبح آٹھ بجے ہو گا مزید معلومات اکیڈمی سے حاصل کی جائیں۔

اعلان دار القضاء

o (مکرم محمد نعیم کاہلوں صاحب بابت ترکہ سردار انور صاحبہ)

مکرم محمد نعیم کاہلوں ساکن 30/19 دار العلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کی والدہ محترمہ سردار انور صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حسین کاہلوں صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 9/7 واقع محلہ دار الصدر رقبہ دو کنال میں 1/8 حصہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا والدہ کا حصہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم محمد نعیم کاہلوں صاحب (بیٹا)
(2) مکرمہ جمیلہ ڈار صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ بشریٰ رفیق صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ انیسہ ناصر صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم محمد وسیم مبشر کاہلوں صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

o (محترمہ سعیدہ اقبال بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب)

مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب سابق انسپکٹر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کی امانت ذاتی نمبر 199-9/157 امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں موجود رقم مبلغ 4705/28 روپے ان کی اہلیہ (بیوہ) محترمہ سعیدہ اقبال صاحبہ کو ادا کر دی جائے۔ جملہ ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ سیدہ امتہ الحی صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرم سید امتیاز احمد خالد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم سید اقبال احمد ناصر صاحب (بیٹا)
(4) مکرم سید افتخار احمد صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ سیدہ امتہ الباسط صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ سیدہ امتہ القدوس صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرم سید افضال احمد پاشا صاحب (بیٹا)
(8) محترمہ سعیدہ اقبال بیگم صاحبہ (بیوہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

o (مکرم شاہد چغتائی صاحب بابت ترکہ عطاء الرحمان چغتائی صاحب)

مکرم شاہد چغتائی صاحب ساکن دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم عطاء الرحمان صاحب چغتائی بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 1/3 محلہ دار البرکات ربوہ میں سے 17 مرلے 211 مربع فٹ الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ ان کی وصیت کے مطابق ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرمہ نعیمہ سلیم صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرمہ ناہید شکور صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ نورین فردوس صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم شاہد چغتائی صاحب (بیٹا)
(5) مکرم راشد مرزا صاحب (بیٹا)
(6) مکرم ماجد احمد چغتائی صاحب (بیٹا)
(7) مکرم مونس احمد چغتائی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30511 میں شازیہ منظور بنت منظور احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین از ترکہ جو ابھی ملنی ہے باپ دادا کے نام ہے برقبہ چودہ مرلہ سوا سرسائی مالیتی نو ہزار روپے اور زیورات طلائی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مالیتی 4766 روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ منظور تلونڈی موسیٰ خان P.O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد سیکرٹری امور عامہ تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 سلیم احمد وڑائچ سیکرٹری تحریک جدید تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 30512 میں منیر احمد انجم ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 287 ج۔ب پلاٹور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چالیس ہزار روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منیر احمد انجم چک نمبر 287 ج۔ب پلاٹور P.O خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 کریم احمد محلہ عثمان والا ربوہ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ندیم 12/36 دار العلوم شرقی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے فیصلہ غصے میں دیا ہے۔ یہ فیصلہ حکومت کے خلاف نہیں بلکہ خود عدلیہ اور آئین کے خلاف ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ہمیں عدلیہ نے مس گائیڈ کیا ہے ہمارے پاس چیف جسٹس کا وہ خط موجود ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ ایڈہاک آسامیوں پر ججوں کی تقرری کی جائے۔ انہوں نے سوال کیا کہ چیف جسٹس نے ہمیں خط کیوں نہ لکھا کہ قائم مقام چیف جسٹس سے مشورہ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کو روشن خیال ججوں کی ضرورت ہے۔ اور ہمیں روشن خیال ججوں کے تقرر کا اختیار حاصل ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ پی سی او کو آئین کا حصہ بنایا گیا تھا اس پر فیصلہ کیوں نہیں دیا جاتا۔ یاد رہے کہ پی سی او عبوری آئینی حکم تھا جو صدر جنرل ضیاء الحق نے بطور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جاری کیا تھا اس کو بعد ازاں آئین کا حصہ بنا دیا گیا تھا۔ جمعہ کی سہ پہر ایوان صدر میں تقسیم اعزازات کی تقریب کے بعد اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ سینیئر جج کو چیف جسٹس بننے کی توقع ہوتی ہے۔ ہم نے تو سنا تھا کہ جج کبھی کوئی توقع یا لالچ نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کا یہ فیصلہ ان ججوں کے خلاف ہے جنہوں نے حکومت سے ایڈہاک جج مانگے' اور ایڈہاک جج مقرر کئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قائم مقام چیف جسٹس مقرر کرنے سے قبل ان سے مشورہ کیا گیا لیکن عدلیہ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اگر حکومت غیر آئینی اقدام کر رہی تھی تو عدلیہ کو ہمیں بتانا چاہئے تھا۔

وزیراعظم نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر مٹھائیاں بانٹنے والوں کو فیصلے کا مطلب ہی معلوم نہیں جب انہیں معلوم ہو گا تو رونے اور ماتم کرنے لگیں گے۔ اگر عدالتوں کو آئینی ترامیم کی اجازت دینی ہے تو ضرور مٹھائی بانٹیں۔ انہوں نے کہا کہ آمر کے پاؤں پکڑ کر رونے والے جج نہیں لگا سکتے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حکومت پیپلز پارٹی کی ہو اور جج جماعت اسلامی کے ہوں۔ اس طرح تو نظام الٹا ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مکمل فیصلہ آنے کے بعد نظرثانی کی درخواست کے بارے میں جائزہ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے پر نواز شریف کا خیر مقدم سیاسی ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ سیاست میں کوئی حتمی مخالف نہیں ہوتا۔ انہوں نے فیصلے کے بارے میں کہا کہ جب تک مکمل فیصلہ نہ آ جائے ہمیں معلوم نہیں کہ ہمیں نظرثانی کا تردد کرنا بھی چاہئے کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ میری حکومت پر عدم اعتماد نہیں ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت سپریم کورٹ کا فیصلہ سبوتاژ کر رہی ہے۔ ہم اس پر عمل درآمد کرائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ رشید کو سزا دینے والے کرداروں کا احتساب ضرور ہو گا۔ ان کو معاف کرنا ہے تو نواز شریف کو اقتدار کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کو اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی سمیت پوری قوم کی تائید حاصل ہے۔ اس سے پاکستان مضبوط ہو گا۔ انہوں نے 15 نکاتی انتخابی منشور کا اعلان کر کے تحریک نجات کے دوسرے مرحلے کا اعلان کر دیا اور کہا کہ اب میں مر مٹنے والا کردار ادا کروں گا۔ اب مینار پاکستان' نشتر پارک اور لیاقت باغ میں جلسے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کامیابی کا ایک وقت مقرر ہے اور اب وہ وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے اختلافات دور کر لیں ورنہ چوہدری شجاعت حسین سے کہتا ہوں کہ اختلاف کرنے والوں کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیں۔ اس موقع پر مقررین نے کہا بے نظیر یا نواز شریف کی جنگ میں تیسری قوت کو لانے کی سازش ملک کے لئے نقصان دہ ہو گی۔ دونوں قوتوں کو ہٹا کر "ہیجڑا" لانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ایسا ہوا تو سنگین مسائل پیدا ہو جائیں گے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ کسی میں ایسی جرات نہیں کہ ججوں کے کام میں رکاوٹ ڈالے۔ کسی مائی کے لال کو عدلیہ کا تقدس پامال نہیں کرنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ لاہوری وزیراعظم نے لاہور کو کچھ نہیں دیا۔ وہ پاکستان کو کیا دے سکتے ہیں۔ نواز شریف نے ہر ادارہ مال غنیمت سمجھ کر لوٹا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے لئے کوڑے کھانے والوں کو پہلے ملازمتیں دیں گے۔ آمریت کے سائے میں پلنے والوں نے عوام کے روزگار چھینے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے وزیراعلیٰ پنجاب کو مخاطب ہو کر کہا ہے کہ "نکئی صاحب! آپ جونیجو لیگ کے وزیراعلیٰ ہیں۔" انہوں نے کہا کہ نکئی کی بقا جونیجو لیگ سے وابستگی میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک سردار صاحب پنجاب حکومت کے سربراہ ہیں میں حکومت کے ساتھ نہیں لڑ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی کا نام نہیں لیتا مگر بچہ بچہ جانتا ہے کہ ارشد امین کے قاتل کون ہیں۔ آپ بلا جھجک انہیں گرفتار کریں آپ کی جماعت آپ کا ساتھ دے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اتحادی جماعت کے ساتھ بہت سارے اختلافات ہیں لیکن اتحادی حکومت میں اختلافات کو پس پردہ رکھنا پڑتا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ بھارت کو ورکنگ باؤنڈری پر باڑ نہیں لگانے دیں گے۔ ورکنگ باؤنڈری کو انٹرنیشنل باؤنڈری بنانے کی سازش ناکام بنا دیں گے۔ بھارت جب باڑ لگانے کی کوشش کرتا ہے فائرنگ کا تبادلہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے ہتھیاروں کے انبار لگانے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ ایوان صدر میں صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں فوجی تیاری پر مطمئن ہوں۔

○ سندھ کے وزیراعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ الطاف قوم کے گناہ گار ہیں۔ انہیں قوم سے ہی معافی مانگنا ہو گی۔ کراچی میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ روپوش ہونے والے باہر آ جائیں۔ کراچی میں امن اس لئے ہے کہ حکومت نے تمام دہشت گردوں کو مار دیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم انسان ہیں' غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ قوم سے معافی مانگنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے ساتھ مذاکرات سے پہلے جی ایچ کیو سے معاملات درست کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جنرل آصف نواز کے آگے بھی ہاتھ جوڑے مگر ان کا دل صاف نہ ہوا۔

○ ایم کیو ایم کے سینیٹر مسٹر اشتیاق اظہر نے گزشتہ روز گورنر سندھ سے ملاقات کی۔ گورنر نے انہیں حسرت موہانی فاؤنڈیشن کے لئے 5 لاکھ روپے کا عطیہ دیا۔

○ فاضل ججوں کو کام سے روکنے کی دھمکیوں کے باعث لاہور ہائی کورٹ میں عدالتی کام متاثر ہوا۔ لاہور ہائی کورٹ کی مکمل ناکہ بندی کی گئی۔ سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے۔ ججوں نے کمانڈوز کے پہرے میں عدالتی امور نبٹائے۔ متعدد ججوں نے وکلاء کے پیش نہ ہونے پر رٹ درخواستیں مسترد کر دیں۔

○ پاکستان بار کونسل نے جج صاحبان سے کہا ہے کہ جب تک ان کو مستقل نہ کر دیا جائے وہ اپنے فرائض سرانجام نہ دیں۔ تمام ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان ان ججوں کے مستقل ہونے تک ان کو کیسز نہ دیں۔

○ جہلم میں ڈاکوؤں نے منی چینجر سے دن دہاڑے 30 لاکھ روپے لوٹ لئے۔

○ وادی نیلم میں ایک برفانی تودہ گرنے سے پھر تباہی ہوئی اور 37۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے نواز شریف تحریکیں چھوڑیں جیل کی تیاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ جج صاحبان 1973ء کے آئین کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈاپچ پلازا - ایف 10 مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

امرض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا مشہور دواخانہ
[illegible]

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

دانت اچھے صحت اچھی
35
[illegible]
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ
فون: 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض [illegible]
فری سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں